حج و قربانی کے جدید مسائل

از: مفتی نعمت اللہ حقانی

نگران شعبہ تخصص فی الفقہ والافتاء، جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

ذیلی عنوانات	:	نمبر شمار
سعودی عرب میں رہ کر بھی حج نہیں کیا تو اب حج فرض ہے یا نہیں؟	:	۱
حج میں گرمی کی وجہ سے تہبند پر اکتفا کرنا	:	۲
ذیابیطس کے مریض کے لئے حج بدل کا حکم	:	۳
حالت احرام میں عطار کی دکان میں بیٹھنا	:	۴
تنفس (مرض) کی بناء پر حج کی فرضیت ساقط نہ ہوگی۔	:	۵
حکم منع زوج زوجہ را از حج کہ بچہ شیر خوار داشتہ باشد	:	۶
مال حرام سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں	:	۷
حج بدل کے لئے حج کیا ہوا آدمی ہونا چاہئے یا بغیر حج کئے آدمی؟	:	۸
زمزم کے پانی سے استنجاء کرنا اور ناپاک کپڑے وغیرہ دھونا مکروہ ہے	:	۹
حاجیوں کا خلاف قانون سامان لانا	:	۱۰
داخلے کے بارے میں کچھ دینا رشوت ہے	:	۱۱
حاجی کے گلے میں ہار	:	۱۲
حاجی کو رخصت کرنے کے لئے عورتوں کا سٹیشن جانا	:	۱۳
حاجیوں کی خرید و فروخت اور تجارت کی وجہ سے ثواب میں کمی کا مسئلہ۔	:	۱۴
حج کے آیام میں عورتوں کے لئے ممسک حیض ادویہ کا استعمال	:	۱۵
ہوائی جہاز میں محرم کے بغیر سفر	:	۱۶
احرام کی حالت میں خوشبودار پان کھانے کا مسئلہ	:	۱۷
دوران حج خرید و فروخت	:	۱۸
محرم کا اپنے نفس کو کھجانا	:	۱۹

۲۰ : توڑا ہوا ناخن کاٹنا

۲۱ : اپنی ھئیت معلوم کرنے کے لئے آئینہ میں دیکھنا

۲۲ : حج مقدم کریں یا نکاح؟

۲۳ : حج مقدم کریں یا زکوٰۃ؟

1:سعودی عرب میں رہ کر بھی حج نہیں کیا تو اب حج فرض ہے یا نہیں؟:

سوال:ایک شخص کاروبار کی غرض سے کچھ عرصہ سعودی عرب میں رہا اور چند عمرے بھی کر لئے لیکن کسی وجہ سے سعودی حکومت نے گرفتار کر کے وطن واپس بھیج دیا کیا اس آدمی پر حج فرض ہے یا نہیں؟

الجواب:حج کی فرضیت کے لئے استطاعت حج ہونا ضروری فرض ہے صرف سعودی عرب جانے سے حج فرض نہیں ہوتا چونکہ اس شخص نے نہ احرام باندھا ہے اور نہ ایام حج تک وہاں رہا ہے لہٰذا اس شخص پر حج فرض نہیں۔''کما ھو فی الھندیہ :ثم ذکر من شرائط وجوب الحج عن الزادو الراحله وغیر ذالک یعتبر ذالک وجودھا وقت خروج اھل بلده الیٰ مکة(الفتاویٰ الھندیة ج ۱/۲۱۹ الباب الأول فی تفسیر الحج)قال العلامة الحصکفی :وقت خروج اھل بلدھا کذا سائر الشرائط(الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار فتاویٰ حقانیة ۲۲۰/۴ ج ۲ ،۱۴۶۵)

مسئلہ 1:حج کے دوران جب کسی عورت کو حیض آجائے تو وہ طواف اور سعی بین الصفا والمروۃ کے عَلاوہ تمام ارکان حج ادا کریں اور جب پاک ہو جائے تو پھر طواف زیارت وغیرہ کرے گی۔

:قال العلامة المرغینانی فی الھدایة :اذا حاضت المرأة عند الاحرام اغتسلت واحرمت وصنعت کما یصنع الحاج غیر انھا لا تطوف بالبیت حتیٰ تطھر لحدیث عائشةؓ (الھدایة ج ۱،۲۴۵)

مسئلہ۲(حج میں گرمی کی وجہ سے تہبند پر اکتفاء کرنا:۔

احرام میں ستر عورت کے لئے تہبند باندھنا فرض ہے لہٰذا اگر کسی عذر کی وجہ سے کوئی حاجی چادر اتار کر صرف تہبند پر اکتفاء کرلے تو حج پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔قال:العلامة الحصکفیؒ:وکذا یستحب لمرید الاحرام لبس ازار ورداء علیٰ ظھره وھذا بیان السنة والافستر العورة کاف.(الدر المختار ج ۲ ،ص ۴۸۱)

مسئلہ۳:ذیابیطس کے مریض کے لئے حج بدل کا حکم:۔

سوال:ذیابیطس(شوگر)کے مرض کا شکار آدمی جس کو ڈاکٹر یا حکیم سفر کی اجازت نہیں دیتے کیا وہ اپنے طرف سے کسی شخص کو حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے؟

الجواب: ذیابیطس کا مریض اگر کسی دوائی یا کسی دوسرے واسطہ سے اپنے مرض پر وقتی طور پر کنٹرول حاصل کرسکتا ہو یا اس کو امید ہو کہ عنقریب اس مرض سے صحت یاب ہو جاوں گا تو یہ شخص کسی کو اپنی طرف سے حج بدل نہیں کرا سکتا اور اگر ایسا ممکن نہیں تو پھر حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے. قولہ: وفی الھندیة ،ومنھا ان یکون المحجوج عنه عاجزا عن الاداء اھ(فتاویٰ ھندیة ج ۱ صفحه،۲۵۷)

مسئلہ۴: حالت احرام میں عطار کی دکان میں بیٹھنا:۔

حالت احرام میں عطار کے ساتھ مصافحہ کرنا یا اس کی دکان میں بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے بدن پر خوشبو کی ذات یعنی عطر وغیرہ نہ لگے اور اگر عطر وغیرہ اس کو لگ جائے تو زیادہ لگنے سے دم اور اگر معمولی مقدار لگ جائے تو صدقہ واجب ہے۔ قال: ابن نجیمؒ ولا بأس ان یجلس فی حانوت عطار ولافرق ایضاً بین ان یقصده اولا وکذا قال فی المبسوط :وان استلم الرکن فاصاب فمه اویده خلوف کثیر فعلیه دم وان کا ن قلیلاً فصدقة اھ(البحر الرائق ج ۳ ص ۳ باب الجنایات)

تنفس (مرض) کی بناء پر حج کی فرضیت ساقط نہ ہوگی:۔

سوال: ایک شخص کے پاس دوسو روپے تھے اس نے نیت کی تھی کہ میں ان روپوں سے حج بیت اللہ کروں گا مگر اب تک وہ صورت خدا نے نہ دکھائی اور اس میں سے پچاس روپے صرف ہو گئے شخص مذکورہ کو عارضہ تنفس ہو گیا ان کو یہ خوف ہے کہ سفر میں شاید اور زائد ہو جائے۔ اب یہ نیت کرتا کہ ان روپوں سے اپنے محلہ کی مسجد جو بے مرمت ہے اس کی مرمت کرادوں شریعت کیا فرماتی ہے؟

الجواب: اس پر حج واجب ہوگیا تھا اور جو عارضہ تنفس کا لکھا ہے وہ عذر کافی نہیں. فی الدر المختار ،صحیح البدن فی ردالمحتار ای سالم عن الأفات المانعة عن القیام.بمالا بد منه فی سفر الخ (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۵۸ بحوالہ ردالمختار)

حکم منع زوج وزوجہ را از حج کہ بچہ شیر خوار داشتہ باشد:۔

سوال: ایک شخص مستطیع حج فرض کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کی بی بی جو مستطیع ہے اس کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہے شوہر کہتا ہے چونکہ تمہاری رضاعت وحضانت میں میرا فرزند ششماہی ہے۔ ریل، جہاز، اونٹ کی سواری پر جانا ہے خوف ہے کہ لڑکے کو ضرر پہنچے تم اپنا ارادہ ملتوی رکھو انشاء اللہ ہم بڑے لڑکے کے ساتھ حج ادا کروادیں گے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ صورت مسئولہ میں ششماہی بچہ کے ضرر کا خوف تاخیر حج کے لئے عذر شرعی ہوسکتا ہے یا نہیں اور شوہر اگر بی بی کو روک دے تو شرعاً ماخوذ ہوگا یا نہیں؟۔

الجواب: جزئیہ تو تلاش کرنے سے نہیں ملی مگر بمقتضائے قواعد شرعیہ جواب یہ ہے کہ چونکہ ارضاع اور تربیت زوج پر واجب ہے نہ عورت پر رضاعت وتربیت حق لھا ہے حق علیھا نہیں الا فی بعض الصور ،لہٰذا زوج کو اس عذر سے جائز نہیں کہ زوجہ کو حج کرنے سے منع کرلے۔ اور بچہ پر اول تو کوئی ضرر مظنون نہیں اور علی السبیل التسلیم مرد کسی عورت کو ارضاع کے لئے نوکر رکھے اور بچہ کو چھوڑ

جائے اور تاً لم بمفارقت الولد عذر شرعی نہیں ہے بچہ کو ساتھ لے جانے میں اس بچہ کا کوئی ضرر مظنون نہیں تو یہ امر یعنی ماں سے جدا کر کے اس کا گھر چھوڑ جانا جائز نہیں۔(لان فیه اتلاف الحق للمرأة من الرضاعة و الحضانة)

مال حرام سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں؟

جس شخص کے پاس مال حرام ہے تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں اور جب کہ وہ روپیہ صرف ہوگیا اور مالک روپیہ سے اجازت لے لی تو اب وہ مال حلال ہوگیا مگر اب صرف ہو چکا ہے تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں اگر ہے تو سوال کرے یا قرض لے کر ضروری ہے؟۔

الجواب: مال حرام جب اپنے مال میں مخلوط ہو جاوے ملک میں داخل ہو جاتا ہے خلط کرنے سے مال حرام ملک میں داخل تو ہو جاتا ہے مگر دین (قرض) شمار ہوتا ہے اس لئے مال حرام سے زائد اگر بقدر استطاعت مال ہو تو حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔اس لئے حج فرض ہو جاوے گا اور بعد فرض ہونے کے مال کے صرف ہو جانے سے فرض بحالہ رہتا ہے لیکن سوال نہ کرے البتہ اگر امید ادا ہو تو قرض لینا جائز ہے۔

''کذافی ردالمختار کتاب الحج قوله،ویجتهد فی تحصیل نفقة حلال فانه لا یقبل بالنفقة الحرام کما ورد فی الحدیث انه یسقط الفرض عنه معها و لاتنا فی بین سقوطه وعدم قبوله فلا یثاب لعدم القبول و لا یعاقب عقاب تارکه(ردالمحتار ج ۲،ص ۱۴۰)

وفی أو جزا المسالک قال الشیخ زکریا تحت قوله:علیه السلام العمرة الیٰ العمرة کفازة لما بینهما والحج المبرور،قوله قال العلماء شرط الحج المبرورحلیة النفقة فیه وقیل لمالک رجل سرق مالا فتزوج به ایضارع الزنا قال:ای والذی لا اله الا هو وسئل عمن حج بمال حرام فقال حجه مجزی وهوا ثم بسبب جنایته وقال الدردیر :الحج فرضا اونفلاً بالحرام من المال فیسقط عنه الفرض والنفل وعصیٰ اذالا منافاة بین الصحة والعصیان اه قلت وکذالک عند الحنفیة کما فی الشامی عن البحر اذقال یجتهد فی تحصیل نفقه حلال فانه لا یقبل بالنفقة الحرام کما وردفی الحدیث مع أنه یسقط الفرض عنه معها ولا تنافی فی سقوطه وعدم قبولهالان القبول عبارة عن ترتیب الثواب علی الفعل والا جزاء عبارة عن سقوط القضاء وقال النووی فی المناسک لیحرص ان تکون نفقه حلالا خالصاً عن الشبهة فان خالف وحج بما فیه شبهة او بمال مغصوب صح حجه فی ظاهر الحکم لکنه لیس حجا مبروراً لعدم قبوله هذا هو مذهب الشافعی ومالک وابی حینفة وجماهیر العلماء من السلف والخلف وقال احمدلا یجزیه الحج بمال حرام اهـ وفی اللباب من حج بماحرام سقط عنه الفرض ولا یقبل حجه ویکون عاصیا باکتساب الحرام قال القاری الاولیٰ ان یقال یرجیٰ قبوله حیث وجدت الشرائط والارکان والصحیح فی مذهب الامام انه لم یجز حجه اصلا ولم یخرج عن عهدة الحج قطعاً اهـ اوجز المسالک ج ۳ صفحه ۲۹۲)

حج بدل کے لئے حج کیا ہوا آدمی ہونا چاہئے یا بغیر حج کئے آدمی ہونا چاہئے:

سوال: حج بدل کے لئے کون سا آدمی انتخاب کیا جاوے آیا حج کیا ہوا آدمی سے حج بدل کرایا جاوے یا بغیر حج کئے آدمی سے بھی حج کرا سکتے ہیں اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ حج بدل کے لئے ایسے آدمی کا ہونا چاہئے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہے لہٰذا کتب فقہ سے مفتیٰ بہ قول تحریر فرماویں۔

الجواب:

دونوں طرح جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ جو آدمی فرض حج ادا کر چکا ہے اس کو بھیجا جاوے اور اگر اپنی طرف سے حج نہ کیا ہو تو ایسے شخص کو بھی حج بدل کے لئے بھیجنا باتفاق علمائے حنفیہ درست ہے لیکن کراہت تنزیہی بھی ہے اور خلاف اولیٰ بھی ہے۔

''کما فی الشامی: قال، فی الفتح ایضاً والا فضل ان یکون قد حج عن نفسہ حجۃ الاسلام خروجاً عن الخلاف ثم قال والا فضل احجاج الحر العالم بالمناسک الذی حج عن نفسہ الیٰ ان قال قال فی البحر والحق انھا تنزیھۃ علیٰ الأمر لقولھم الافضل الخ، تحریمۃ علیٰ الضرورۃ المامور الذی اجتمعت فیہ شروط الحج ولم یحج عن نفسہ لأنہ اثم بالتاخیر اھ. (ردالمختار ص ۱ ۳۳) ج ۲ مصریہ باب الحج عن الغیر اھ)

وکذافی الھندیۃ: والا فضل للانسان اذا اراد ان یحج رجلاً عن نفسہ ان حج رجلاً قد حج عن نفسہ ومع ھذا لو احج رجلاً لم یحج عن نفسہ حجۃ الاسلام یجوز عندنا ویسقط الحج عن الأمر کذا فی المحیط و عالمگیری مصری (کتاب الحج باب رابع عشر ج ۱ ص ۱ ۲۴) ومثلہ فی امداد الفتاویٰ ج ۲ صفحہ ۱۶۷)

زمزم کے پانی سے استنجاء کرنا اور ناپاک کپڑے وغیرہ دھونا مکروہ ہے:

سوال: زمزم کے پانی سے استنجاء کرنا اور اس سے ناپاک کپڑے دھونا یا بدن کی غلاظت دور کرنا کیسا ہے؟

الجواب: فی الدر المختار ویکرہ الاستنجاء بماء زمزم فی ردالمختار و کذا ازالۃ النجاسۃ الحقیقیہ من ثوبہ أو بدنہ حتیٰ ذکر بعض العلماء تحریم ذالک الخ. (ردالمختار ج ۲ ، صفحہ ۲۵۲) واللہ سبحانہ اعلم. فائدۃ. قال فی المراقی: یجوز الوضوء والغسل بماء زمزم عندنا من غیر کراھۃ بل ثوابہ اکثر وفصل فتاویٰ محمودیہ فی باب المناسک اخر الکتاب فقال یجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم ان کان علی طھارۃ للتبرک ج ۳ صفحہ ۱۸۰ فلا ینبغی ان یغتسل بہ جنب ولا محدث ولا فی مکان نجس ولا یستنجی بہ ولا یزال بہ نجاسۃ حقیقہ وعن بعض العلماء و تحرم ذالک وقیل ان بعض الناس استنجیٰ بہ فحصل لہ باسور اھ (مراقی الفلاح ص ۱۳)۔

حاجیوں کا خلافِ قانون سامان لانا:

سوال: بہت سے لوگ حج سے واپسی ستی ہونے کی وجہ سے سونا وغیرہ خرید کرلاتے ہیں۔ جب کہ سعودی حکومت کے قانون کے مطابق

بہت سی چیزیں ایک خاص مقدار سے زائد ملک سے باہر لے جانے کی ممانعت ہے کیا اس قانون کی رعایت نہ کرنے سے گناہ گار ہوگا؟

الجواب: حامداً و مصلیاً،،، جب سعوی حکومت میں کوئی شخص داخل ہوتو اس کو سعودی قانون کی پابندی لازم ہے۔

داخلہ میں کچھ دینا رشوت ہے:۔

سوال: خدام کعبہ بلا کچھ لئے خانہ کعبہ کے اندر نہیں جانے دے تو ایسی صورت میں ان کو کچھ دینا کیسا ہے؟

الجواب: یہ رشوت ہے: کمافی الشامی: ومثله فيما يظهر دفع الرشوة علىٰ دخوله لقوله فى شرح اللباب ويحرم اخذا الأجرة ممن يدخل البيت او يقصد زيارة مقام ابراهيمؑ بلا خلاف بين علماء الاسلام وائمة الاعلام كما صرح به فى البحر غيره وقد صرحوا بانما حرم اخذه حرم دفعه الا بضرورة ولا ضرورة ههنا لان دخول البيت ليس من مناسک الحج شامی ج ۲ ص ۲۵۵)

حاجی کے گلے میں ہار:۔

سوال: حاجی کے گلے میں لوگ گری، مکھانے، کپڑے کے پھولوں اور گلاب کے پھولوں کا ہار بنا کر ڈالتے ہیں گلاب اور گیند وغیرہ کے ہار پھول حاجی کے اوپر پھینکتے ہیں یہ سب ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلیاً .... یہ سب طریقے خلاف سنت ہیں اور غلط قابل ترک ہے واللہ وسبحانہ وتعالیٰ اعلم ۔(فتاویٰ محمودیہ ج۳ صفحہ۲۰۲)

حاجی کو رخصت کرنے کے لئے عورتوں کا سٹیشن جانا:۔

سوال: حج کرنے والے کے پیچھے عورتیں، جوان، بوڑھے اسٹیشن پر جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً: عورتوں کو اس مقصد کے لئے گھر سے نکلنے اور اسٹیشن پر جانے کی ضرورت نہیں ان کو باز آنا چاہئے۔

(حوالہ بالاص۲۰۲)

حاجیوں کی خرید وفروخت اور تجارت کی وجہ سے ثواب میں کمی کا مسئلہ:۔

سوال: آج کل جو حجاج کرام حج کو جاتے ہیں وہ عموماً اشیاء کی خرید وفروخت بہت زیادہ کرتے ہیں کیا ایسے آدمی کا حج صحیح ہے یا نہیں؟ اور یہ صورت حال مناسب ہے یا نہیں۔

الجواب: قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربكم فاذا افضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام(البقرة ۱۹۸) تمہارے لئے اپنے رب کا رزق تلاش کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے پھر تم جب عرفات سے چلو تو مشعر حرام (مزدلفہ) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ حج مخصوص نیت کے ساتھ خاص اوقات میں مخصوص ارکان کے ساتھ

مقامات کی زیارت کا نام ہے جب ان کو پورا کیا جائے تو حج درست ہوگا اور ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ قال ابن نجیمؒ وتجرید السفر عن التجارة احسن ولو اتجر لا ینقص ثوابه (البحر الرائق ج ۲، ص ۳۰۹) تاہم تجارت اور خرید وفروخت کو مقصود بنا لینا یا اس میں اس قدر مصروف ہو جانا کہ حرم شریف کی عبادتوں اور وہاں کی برکاتوں سے فائدہ اٹھانے میں خلل پیدا ہو جائے۔ مناسب نہیں نہ یہ درست ہے کہ وہاں سے غیر قانونی طور پر سامان لائے جائیں یا کسٹم میں دھوکہ دیا جائے اس طرح حج اور حاجیوں کی حرمت متاثر ہوتی ہے اور بذات خود بھی یہ عمل درست نہیں البتہ ان چیزوں کے بغیر کچھ خرید وفروخت کر لے تو کر سکتا ہے۔

(جدید فقہی مسائل ج ا صفحہ ۱۳۰)

حج کے آیام میں عورتوں کے لئے ممسک حیض ادویہ کا استعمال:۔

ماہواری حیض فطری چیز ہے اس کے روکنے سے صحت پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے اس حالت میں عورت حج کی تمام افعال سوائے طواف زیارت کر سکتی ہے اور حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی طواف زیارت کر سکتی ہے البتہ اگر وقت کم ہو اور مہلت ملنے کا امکان نہ ہو تو گنجائش ہے (فتاویٰ رحیمیہ ۶،۴۰۴)

ہوائی جہاز میں محرم کے بغیر سفر:۔

سوال: آج کل ہوائی سفر کی سہولت کی وجہ سے ایسی صورت حال پیش آتی ہے کہ مثلاً ایک شخص اپنی ماں کو کراچی ہوائی جہاز پر چڑھائے اور جدہ میں ان خاتون کا دوسرا بیٹا استقبال کے لئے موجود ہے اس طرح ہوائی جہاز پر صرف چند گھنٹے ایسے گزرتے ہیں جن میں کوئی محرم ساتھ نہیں ہوتا آیا یہ صورت جائز ہوگی؟

الجواب: شریعت مطہرہ میں عورتوں کے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ تین دنوں کے مسافت کا سفر شوہر یا محرم کے بغیر کریں چنانچہ حج ان پر واجب ہی اس وقت ہوتا ہے جب یہ سہولت بھی فراہم ہو۔ لان المحرم من السبیل (کفایت المفتی ۴،۳۴۰) اس سلسلے میں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سفر شرعی کے تین دنوں کی مدت مطلوب نہیں بلکہ اتنی مسافت مطلوب ہے جس کو انسان پیادہ رفتار تین دنوں میں طے کر سکے اس طرح ظاہر ہے کہ ہوائی جہاز کا یہ سفر گو کہ چند گھنٹوں کا ہے مگر وہ ہوگا سفر شرعی یہی وجہ ہے کہ اس مختصر وقت میں بھی نمازوں میں قصر کیا جائے گا لہٰذا اس قلیل عرصے میں بھی خواتین کے لئے شوہر یا محرم کے بغیر سفر درست نہیں ہوگا۔ فقہاء نے ایک حد تک اس کی صراحت کر دی ہے (جدید فقہی مسائل ج ۱، ۱۳۱) کما فی الھندیہ قوله (ومنها المحرم للمرأة شابة كانت اوعجوزة اذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة ايام هكذا فى المحيطو كذا قوله ووجود المحرم للمرأة شرط لوجوب الحج ام لا راه بعضهم جعلو ها شرطا لوجوب وبعضهم شرطاً للاداء هو الصحيح اھ (فتاویٰ ہندیة ج ۱ صفحہ ۲۱۹) وفى الدر المختار قوله وزوج اومحرم لامراة حرة ولوعجوزا فى

فی سفر وهل یلزمها التزوج قولان قال:ابن عابدین مبنیان علیٰ ان وجود الزوج او المحرم شرط وجوب ام شرط وجوب اداء والذی اختاره فی الفتح انه مع الصحة وامن الطریق شرط وجوب الاداء فیجب الایصاء ویجب علیها التزوج عند فقد المحرم وعلیٰ الاول لا یجب علیه شئی من ذالک کما فی البحر والنهروفی البحرصحح الاول فی البدائع الخ.درمختار بحواله أوجز المسالک ج ۳ صفحه ۳۹)

احرام کی حالت میں خوشبودار پان کھانے کا مسئلہ:۔

سوال:اگرکوئی شخص پان کھانے کا عادی ہوااوروہ احرام کی حالت میں خوشبودار پان کھائے تواس سے دم لازم آئے گا یانہیں؟

الجواب:خوشبودار چیز کسی اور کھانے والی شئے میں پکا کر یا بغیر پکانے استعمال کی جائے تو اگرخوشبودار چیز مغلوب ہوجائے تواس چیز کے کھانے سے دم لازم نہیں آتا مگر کراہت سے بھی خالی نہیں اور خوشبودار شئے غالب ہوتو اس کے کھانے کی صورت میں دم ضرور لازم ہوگا۔لہٰذا پان میں چونکہ خوشبودار چیز مغلوب ہوتی ہےاس لئے اس قسم کے پان کھانے سے دم تو لازم نہیں آتا مگرایسا کرنا مکروہ ضرور ہے بہتر یہ ہے کہ احرام کی حالت میں پان میں خوشبودار چیز استعمال نہ کی جائے۔''کما فی الهندیة ولو کان الطیب فی طعام طبخ و تغیر فلا شئی علیٰ المحرم فی اکله سواء یوجد رائحة اولا کذا فی البدائع وان خلطه بما یؤکل بلا طبخ و تغیر فلا شئی علیه غیرانه ان وجدت مع الرائحة کره وان کان غالبا وجب الجزاء اه(الفتاویٰ الهندیة ج ۱ صفحه ۲۴۱ الباب الثامن فی الجنایات ومثله فی امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۲ اباب الاحرام)

دوران حج خرید وفروخت کرنا جائز ہے:۔

سوال:جوشخص حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جائے توکیاوہ حج کے دوران تجارت (خرید فروخت) کرسکتا ہے یانہیں؟

الجواب:صحابہ کرامؓ کے زمانے میں منیٰ وغیرہ کے مقامات میں بازار لگتے تھے تو جولوگ حج کے لئے آئے تھے وہ حج کے ساتھ ساتھ خریدوفروخت بھی کرتے تھے۔قرآن کریم میں بھی اس کے جواز کا حکم آیا ہےلیکن یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ یہ سفرصرف حج کی نیت سے ہونا چاہئے اوراگر یہ سفرتجارت کی غرض سے ہوتوحج ادانہ ہوگا۔قال الله تعالیٰ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم فاذا افضتم من عرفات فاذکروالله عند المشعر الحرام (سورة بقرة آیت ۹۸)قال ابوبکر الجصاص الحنفیؒ حتیٰ قال فی جوازه بعد ذکر الدلائل وجمیع ذالک یدل علیٰ ان الحج لا یمنع التجارة و علیٰ هذا امر الناس الیٰ یومنا هذا فی مواسم منی ومکة فی آیام الحج اه احکام القرآن ج ۱ ص ۳۴۵ ومثلہ فی الفتاویٰ الحقانیہ ج۴،۲۷۳)

ازدحام کی وجہ سے عورت کی طرف سے دوسرے شخص کا رمی جمار کرنا کیسا ہے؟:

حج کے آیام میں مزدلفہ سے منیٰ آکر قربانی سے پہلے بڑے شیطان کو اور بقیہ دو دنوں میں زوال کے بعد تینوں جمروں یعنی (تینوں

شیطان) کو کنکریاں مارنا ہر مرد، عورت پر فرض ہے اب سوال یہ ہے کہ ازدحام کی وجہ سے اگر عورت کی طرف سے اس کے شوہر یا اور کوئی محرم کنکریاں مار سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: رمی جمار بوجہ مرض وضعف شدید کے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے اور پیدل یا سواری پر بھی وہاں تک پہنچنا دشوار ہو تو دوسرا آدمی اس کی طرف سے رمی کر سکتا ہے۔ (معلم الحجاج ص ۲۰۱) لیکن ازدحام کی وجہ سے دوسرا شخص رمی نہیں کر سکتا خود کنکری نہ مار سکے تو دم واجب ہوتا ہے رات کے وقت ازدحام نہیں ہوتا رات کو موقع پا کر رمی کرے مگر یہ وقت مکروہ ہے لیکن معذورین اور عورتوں کے لئے ازدحام کی وجہ سے رات کو بلا کراہت درست ہے (فتاویٰ رحیمیہ ج ۵، ص ۲۳۶)

محرم کو اپنے نفس کو کھجانا:۔

محرم کا اپنے سر اور داڑھی کے بالوں اور تمام بدن کو شدت کے ساتھ کھجانا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے بالوں کے ٹوٹنے اور اکھڑنے اور جوؤں کے گرنے کا زیادہ امکان ہے اور اگر اس سے جوئے وغیرہ مرنے لگے تو اور بال ٹوٹنے لگیں لیکن اگر نرمی سے کھجایا جائے یا جس جگہ بال ٹوٹنے اور جوؤں کے مرنے کا خوف نہ ہو ایسی جگہ شدت کے ساتھ کھجایا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر بال ٹوٹنے یا جوؤں کے مرنے کا باعث ہو تو کھجانا خواہ سخت ہو یا نرم محرمات میں شامل ہو گا پس جب اپنے سر کھجائے تو نرمی سے کھجائے اور امام ابوحنیفہؒ سے روایت ہے کہ انگلیوں کے اندرونی حصوں سے کھجائے تا کہ سر کے کیڑوں (جوؤں) وغیرہ کو ایذا نہ پہنچے۔ اور اس کے بال نہ جھڑیں (غنیۃ عن کبیر بحوالہ عمدۃ الفقہ ص ۱۴۹)

وفی الدرمختار ولا یتقی حدرأسه و بدنه ولکن برفق ان خاف سقوط شعره او قمله وعد القاری فی شرح اللباب من المکروهات حد شعر رأسه ولحیة وسائر جسده حکاً شدید المافیه من التعرض لقطع الشعر وازالته ونتنه وقال في المباحات وحک رأسه وسائر بدنه برفق ان خاف سقوط شئي من شعره وان لم یخف فلا بأس بالحک الشدید ولوادمي وفی المسوی عن العالمگیرية اذاحک فلیرفق بحکه خوفاً من تناثر الشعر وقتل القمل فان لم یکن في رأسه شعر فلا بأس بحکه الشدید (اوجز المسالک ج ۳ صفحه ۴۴۸)

ناخن کاٹنا:۔ (توڑا ہوا ناخن کاٹنا)

محظورات احرام میں سے ناخن کا کاٹنا بھی ہے یعنی ایک ناخن کا کاٹنا بھی منع ہے خواہ وہ خود اپنا ناخن کاٹے یا کوئی دوسرا آدمی اس کے امر سے اس کا ناخن کاٹے یا وہ کسی دوسرے شخص کا ناخن کاٹے لیکن اگر کسی ناخن ٹوٹ گیا ہو اور ایسا ہو گیا ہو کہ اب وہ بڑھتا نہیں ہے تو اس کے کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (شرح اللباب ومجمع غنیۃ بحوالہ عمدۃ الفقہ کتاب الحج ج ۴، صفحہ ۱۴۶) و فی الهدایة ان قص اظا فیر یدیه ورجلیه فعلیه دم لانه من المحظورات لما فیه من قضاء التفث وازلة ما یمنومن البدن وان قص اقل من

خمسة اظا فير فعليه صدقة لكل ظفر وان انكسر ظفر المجرم وتعلق فاخذه فلا شئی عليه لا يمنو بعد الانكسار فاشبه ليا بس من شجر الحرم(اوجز المسالک ص ۴۴۹)

اپنی ھیئت معلوم کرنے کے لئے آئینہ میں دیکھنا:۔

محرم کا آئینہ میں دیکھنا بغیر ضرورت کے مکروہ ہے۔البتہ اگر کسی عذر کی وجہ سے ہوتو اپنی ھیئت کی اصلاح کے لئے تو مضائقہ نہیں۔

وفي الهامش من المحلي وعند ابن ابی شيبه عن ابن عمر وابن عباس لا بأس بالمرأة للمحرم قال الزرقانی ويكره عند مالک بغير ضرورة مخافة ان يرىٰ بشعتا فيصلحة قال الباجی وقد روىٰ محمد عن المالک ليس من شان المحرم النظر فی المرأة الا من وجع ومعنىٰ ذالک ان النظر فيل المرأة نما يكون غالبا لا صلاح الوجه وتزينيه وازالة ما فيه من شعث وذالک من ممنوعات الاحرام فاذانظر فيه لوجع به فلا بأس بذالک لانه قد قصد به مو هو مباح له،،،،وعد صاحب اللباب فی المباحات النظر فی المرأة للاطلاع على الهيئة اهـ(اوجزا لمسالک ج ۳ صفحه ۴۴۸)

مسئله نمبر 1: حج مقدم کریں یا نکاح؟

اگر کسی پر حج فرض ہوااور اس کو نکاح کرنے کی بھی ضرورت پیش آگئی اور خوف کرتا ہے اگر نکاح نہ کردوں تو (نعوذ باللہ) زنا میں مبتلا ہو جاوں گا تو اس کو حج میں دیر کرنا جائز نہیں ہے اور مال کو نکاح کے کام پر خرچ کرنا روا نہیں ہے اس قول کے بناء پر جن کے نزد حج کے وجوب فی الفور ہے البتہ اس قول پر بھی نکاح میں خرچ کرنے کی اجازت اس شرط سے ہے کہ جس وقت میں اس کے وطن کے لوگ حج کے لئے نکلتے ہیں اس پر اس وقت سے پہلے حج فرض ہو چکا ہو اور اب نکاح میں صرف کرنا بھی اس وقت وجوب حج کے آنے سے پہلے جائز ہے اگر چہ زنا کے ابتلاء کا خوف ہو یا نہ ہو۔(حیات)(بحوالہ عمدۃ المناسک صفحہ ۱۱)

مسئلہ 2: حج کرانے کی وصیت:۔

کسی شخص پر حج لازم ہوا اور اس نے تاخیر نہ کی بلکہ اسی سال میں حج کرنے کو روانہ ہوا اور راستے میں فوت ہو گیا تو اس پر حج کرانے کی وصیت کرنی لازم نہ ہوگی کیونکہ اس نے حج کے واجب ہونے کے بعد تاخیر نہیں کی یہی فتح القدیر میں تجنیس سے نقل کیا ہے(حیات)اگر چہ بعد احرام قبل وقوف عرفہ کے مرا ہو کیونکہ اس وقت ادائے حج ملا ہی نہیں بخلاف اس شخص کے جو پہلے سال کو حج فرض ہونے کے نہیں نکلا بلکہ دوسرے یا تیسرے سال گیا ہو تو اس پر حج کرانے کی وصیت لازم ہوگی۔اس لئے کہ اس پر حج فرض ہو چکا تھا اور باوجود امکان وقت ادا ملنے کے ادا نہیں کیا(ناقل)بحوالہ عمدۃ المناسک صفحہ ۱۱۔

مسئلہ نمبر 3: حج مقدم کریں یا زکوٰۃ؟

ایک شخص پر حج اور زکوٰۃ دونوں لازم ہو چکی تھیں اس کے بعد وہ مسکین ہو گیا اس کے بعد اگر اس کو ایسا مال مل گیا جو جنس زکوٰۃ میں سے ہیں جیسے چاندی یا سونا یا اونٹ، گائے بکری وغیرہ تو پہلے اس مال کو زکوٰۃ میں خرچ کریں۔اور اگر مال اس جنس میں سے نہیں ہے تو دیکھا جاوے گا کہ اس کے وطن والے لوگ جب حج کو جا کر مکہ معظمہ میں پہنچتے ہیں وہ وقت ہے تو مال کو حج میں خرچ کریں۔زکوٰۃ میں خرچ کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر ابھی حج کے نکلنے کا وقت نہیں آیا تو مال زکوٰۃ میں خرچ کریں خزانتہ الاکمل میں ہے (حیات) عمدۃ المناسک صفحہ ۱۲)

وان وجد مالا وعليه زكوٰة وحج يحج به الا ان يكون المال من جنس ما يجب فيه الزكوٰة فيصرفه اليها ففى خزانة الاكمل من عليه زكوٰة ماله الف وحج وفى يده الف يصرفه الى الزكوٰة الاان يكون الالف من غير مال الزكوٰة فتصرف الى الحج ان اصابها اوان الحج اما اذا اصابها فى غير اوانه فتصرف الى الزكوٰة اهـ غنية (صفحہ ۱۵)

جدید مسائل قربانی وغیرہ:۔ بینک کے ذریعہ قربانی کرنا جائز ہے؟

سوال: آج کل بعض حجاج حکومتی بینکوں میں قربانی کے پیسے جمع کرا دیتے ہیں اور بینک والے اس کی طرف سے قربانی کرتے ہیں جب کہ اس طریقہ میں تقدیم وتاخیر اور نہ کرنے کا خطرہ بھی رہتا ہے تو کیا ان شبہات کے ہوتے ہوئے بینک کے ذریعے قربانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قربانی کرنا ایسا عمل ہے جس میں نیابت درست ہے اس لئے بینک کی معرفت قربانی کرنے سے قربانی کا فریضہ ادا ہو جائے گا مگر اس میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ حلق اور قربانی میں تقدیم وتاخیر نہ ہو ورنہ حنفیہ کے نزدیک دم جنایت لازم آئے گا۔اسی طرح قربانی میں جانور کا ذبح کرنا ضروری ہے صرف قربانی کے رقم جمع کر دینے سے ذمہ فارغ نہ ہوگا، لہٰذا مذکورہ شبہات کے ہوتے ہوئے بینک کے ذریعہ قربانی نہ کرائی جائے بلکہ خود قربانی کر کے حلال ہو جائے. قال الشيخ وهبة الزحيلى. والا ولىٰ بان يتولى الانسان ذبح الهدى بنفسه ان كان يحسن ذالك لانه قربة والعمل بنفسه فى القربات اولىٰ لما فيه من زياده الخشوع....وان ذبح الهدى غير صاحبه اجزاه والمستحب ان يشهد ذبحه (الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۳ صفحہ ۳۰۹)

تجاویز برائے البنك الاسلامی للتنمیه:۔

بینک کے ذریعہ قربانی کرنے کے لئے چند تجاویز طے کئے گئے ہیں ان کے مطابق عملدرآمد حنفی فقہ کی رو سے لازمی ہے۔اگر بالفرض ''البنك الاسلامی للتنمیه'' کے ذریعے قربانی کرنی ہو تو درج ذیل تجاویز کو ملحوظ خاطر رکھا جائے جو مولانا برہان الدین سنبھلی نے اپنے پیش کردہ مقالے میں پیش کئے ہیں چنانچہ موصوف لکھتے ہیں

1: قرآن وتمتع کی قربانیوں کا سلسلہ ۱۰ ذی الحجہ کو ظہر یا عصر کے بعد شروع کیا جائے۔کیونکہ عموماً ظہر یا عصر تک حجاج کی خاصی تعداد رمی

سے فارغ ہوجاتی ہے اور بینک کے ذریعہ قربانی کرانے والے حجاج کو بطور خاص مطلع کر دیا جائے کہ وہ اس وقت تک ضرور رمی سے فارغ ہوجائے۔

2: کم سے کم ان حجاج کی طرف سے قربانیاں ظہر یا عصر کے بعد ہی کی جائیں۔ جو اس کے لئے اصرار کریں کہ ہم ترکیب ملحوظ رکھنا چاہتے ہیں اور یہ جاننے کے لئے کہ یہ قربانی ظہر یا عصر کے بعد ہی کی جائے گی۔ اس ٹوکن پر مزید ایک علامت کا اضافہ کر دیا جائے جو حجاج کے ہاتھوں فروخت کیا جاتا ہے اور جس پر قربانی کی مختلف قسموں کے لئے پہلے سے متعدد علامات بنی ہوتی ہے۔ (جدید مسائل کا شرعی حل از: مولانا برہان الدین سنبھلی ص ۸۰، ۸۱) مسئلہ مذکورہ میں مفتی بہ قول کے پہچان کے مطابق بینک کے ذریعہ قربانی نہ کر کے آزادانہ طور پر قربانی کرنے میں احتیاط ہے چنانچہ صاحب فتاویٰ رحیمیہ حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ، مولانا برہان الدین صاحب، کے ایک سوالنامے کے تفصیلی جواب سے مفتی صاحب اس پہلو کو زیادہ محتاط ثابت کرتے ہیں۔ اس تسلسل کے پیش نظر ہم اولاً حضرت مولانا برہان الدین صاحب کا سوالنامہ پیش کرتے ہیں جس میں شیخ الہند ہال دیوبند میں منعقدہ سیمینار بعنوان المباحث الفقہیہ بابت ترتیب بین الرمی والحلق والذبح کے متعلق تجاویز بھی پیش کئے گئے ہیں۔

سوال: آج کل حجاج کی کثرت اور بے پناہ ہجوم کی بناء پر حنفی فقہاء میں سے صاحبین مع آئمہ ثلاثہ کے قول کے پر سقوط ترتیب (بین الرمی والنحر والحلق) کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ حال ہی میں شیخ الھند ہال دیوبند میں المباحث الفقہیہ کے تحت ہونے والے اجتماع میں بھی اس مسئلہ پر غور رہا اس میں بضرورۃ مبتلیٰ بہ کو صاحبین کے قول پر عمل کرنے کی گنجائش کی تجویز منظور ہوئی ہے اس کا متن ملاحظہ فرمائیں۔ تجویز نمبر ۳ رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب۔ متمتع اور قارن کے لئے ذبح اور حلق کے درمیان امام اعظم کے قول پر جو مفتی بہ ہے ترتیب لازم ہے اس کے ترک سے دم واجب ہوجاتا ہے۔ جب صاحبین کے نزدیک یہ ترتیب سنت ہے اس کے ترک پر دم واجب نہیں ہے آج کل حجاج کرام ازدحام یا پریشان کن اعذار کے پیش نظر اگر ترتیب قائم نہ رکھ سکے تو صاحبین کے قول پر عمل کی گنجائش ہے تجاویز چھٹا فقہی اجتماع وادارہ المباحث الفقہیہ۔ جمعیۃ علماء دیوبند ۱۶/۱۷/۱۸ ذیعقدہ ۱۴۱۷ھ، ۲۷، ۲۸ مارچ بمقام شیخ الہند ہال دارالعلوم دیوبند۔ نیز فتاویٰ رحیمیہ ج ۹ صفحہ ۱۲۰، میں منیٰ میں حجاج کرام کا اسلامی بینک کے توسط سے قربانی کرنے کے متعلق آپ کو جو فتویٰ شائع ہوا ہے وہ بغور پڑھا ہے آپ سے اس فتویٰ پر مزید غور وفکر کی درخواست ہے مولانا برہان الدین صاحب) لکھنو ۴ صفر ۱۴۱۸ھ

الجواب: آنجناب نے اپنے ۴ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ کے مکتوب گرامی میں ترتیب بین الرمی والنحر والحلق پر مزید غور وفکر کرنے کے لئے تحریر فرمایا ہے چنانچہ غور فکر کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں آج کل بے پناہ ہجوم اور دیگر پریشان کن اعذار کے پیش نظر سقوط ترتیب کے متعلق آپ کا اور دیوبند کے فقہی اجتماع کا فیصلہ غلط نہیں ہے مگر یہ عام فتویٰ نہیں ہوسکتا معذورین کے لئے مخصوص ہونا چاہئے استطاعت ہوئے دم دینے میں احتیاط ہے۔ ہدایہ اولیٰ میں ہے: وکذا الخلاف فی تاخیر الرمی وفی تقدیم نسک علیٰ

نسک کا الحلق قبل الرمی ونحر القارن قبل الرمی والحلق قبل الذبح لهما ان ما فات مستدرک قال من قدم نسکا علیٰ نسک فعلیه دم لأن التأخیر عن المکان یوجب الدم فی ما هو موقت بالمکان کاالاحرام فکذا التاخیر عن الزمان فیما هو موقت بالزمان (هدایه)

امام ابوحنیفہؒ کا مسلک نہایت قوی ہے رمی اور نحر حج کے عظیم مناسک میں سے ہے لہٰذا ان کو ان کے شایان شان طریقہ کے مطابق ادا کرنا چاہئے اور ان کے لئے شایان شان طریقہ یہی ہے کہ حاجی کو اس بات کا یقین ہو کہ اس نے یہ مناسک حالت احرام میں ادا کئے ہیں ترتیب ملحوظ نہ رکھنے اور اسلامی بینک کے ذریعہ قربانی کرانے میں اس پر عمل نہ ہو سکے گا اور بڑی فضیلت سے محرومی ہوگی۔ اور اس کی تائید حضرت ابن مسعودؓ کی روایت 'من قدم نسکا علیٰ نسک اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت 'من قدم شیئاً من حجه اؤ اخر فلیهرق دماً'' سے بھی ہوتی ہے حج عمر بھر میں ایک مرتبہ ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس طرح ادا ہونا چاہئے جو اس کا حق ہے لہٰذا نوجوان اور معذوروں اور وہ لوگ جو ہجوم اور اپنی معذوری کی وجہ سے مفتی قول پر عمل کرنے سے قاصر ہوں تو ایسے معذور حضرات صاحبین رحمہما اللہ کے قول پر عمل کریں تو اس کی گنجائش ہے اور حکومت معلمین، منتظمین اور پولیس کے ذریعہ اس کا انتظام کرے اور بڑے پیانہ پر اس کی تشہیر بھی کرے کہ ضعفاء اور کمزور و معذور حضرات پیچھے رہیں کہ وہ بلا تکلیف حج کے مناسک بالترتیب ادا کرسکیں اور ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ازخود قابل اعتماد طریقہ پر قربانی کا انتظام کریں ضعفاء اور معذورین ان کے لئے آڑ اور رکاوٹ نہ بنیں۔ بلکہ ان کے آگے بڑھنے میں ان کا تعاون کریں پولیس بھی ان کی مدد کریں۔ اور ان کے لئے سہولتیں مہیا کریں اس طرح عمل نہیں کیا گیا تو مفتی بہ قول ہمیشہ کے لئے متروک العمل ہو جائے گا۔ اور ابن مسعودؓ و ابن عباسؓ کی روایت کا ترک لازم آئے گا صاحبین کا جو استدلال ہے صاحب فتح القدیر نے اس کا جواب دیا ہے۔ ملاحظہ فرمالیجئے۔ فتح القدیر مع الکفایہ ۲/۶، ۲۳) فتاویٰ رحیمیہ ج ۱۰/۱۸۵، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۸۹)

بلانیت قربانی کرنا:۔

سوال: زید نے قربانی کے خیال سے بکرا خریدا اور خیال تھا کہ کل گیارہ ذی الحجہ کو ذبح کروں گا مگر اس کے ملازم بکر نے اطلاع کئے بغیر بلانیت قربانی ذبح کردی موجودہ صورت حال میں زید کی طرف سے قربانی ہوگی یا نہیں؟

الجواب: زید کی طرف سے قربانی ادا نہیں ہوئی اور بکر پر اس کی قیمت واجب الاداء ہے۔ (فتاویٰ عبدالحی کامل میوب ص ۳۹۸)

قربانی کے ساتھ عقیقہ:۔

سوال: قربانی کے جانور میں عقیقہ کرنا کیسا ہے یعنی قربانی کے جانور مثلاً گائے ہو اس میں پانچ حصے قربانی کے ہوں اور دو حصے جو بچے ہوں اس کو عقیقہ میں شمار کرلیا جائے تو جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو عقیقہ کی دعا کب پڑھی جائے اور عقیقہ کا گوشت کس طرح تقسیم کیا جائے؟

الجواب: حامداً و مصلیاً: جائز ہے۔ جو دعا بوقت عقیقہ پڑھی جاتی ہے وہ بوقت ذبح جب کہ قربانی کی دعا پڑھے اور گوشت کے تین حصے

کر کے اضحیہ کی طرح عمل کے لئے خواہ کچا گوشت تقسیم کر دے خواہ پکا کر دعوت دے۔" ولو ارادالقربة والاضحية او غير هما من القرب اجزاهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا اووجب على البعض دون البعض وسواء اتفقت جهة القربة او اختلفت بان ارادبعضهم الاضحية و بعضم جزاء الصيد وبعضهم هدى الاحصار او بعضهم كفارة عن شئی اصابه فی احرامه وبعضهم هدى التطوع بعضهم دم المتعة والقرآن وهذا قول اصحابنا اهـ.فتاوی محمودیه بحواله طحطاوی . ج ۴، ۲۹۶)

قربانی کا جانور مرنے سے کیا واجب ساقط ہو جاتا ہے:۔

سوال: زید نے قربانی کے لئے ایک جانور خریدا اور وہ قربانی سے پہلے مر گیا تو زید کو دوسرا جانور کو خریدنا ہوگا اس کے ذمہ سے واجب ساقط ہو جائے گا؟ الجواب: اگر زید مالدار ہے تب اس کو دوسرا جانور خریدنا ہوگا اس کی قربانی لازم ہوگی اگر وہ غریب ہے تو اس کے ذمہ دوسرا جانور خرید کر قربانی لازم نہیں (مجمع الانہر ج ۲، ۵۲۰، فتاویٰ محمودیہ ج ۱۴، صفحہ ۳۰۲)

ذبح کرتے ہوئے عیب پیدا ہو گیا:۔

سوال: قربانی کے لئے جانور زمین پر گرایا گیا جس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی یا آنکھ پھوٹ گئی، غرض ایسا عیب پیدا ہو گیا کہ قربانی درست نہیں رہی تو اب اس جانور کو کیا جائے؟ الجواب: اس کی قربانی کر دی جائے قربانی کے لئے گرانے سے اگر ایسا عیب پیدا ہو جائے تو اس سے قربانی میں خرابی نہیں آتی۔ (شامی ج ۵۔ ۲۰۷، ۲۱۳)

ہرن بکری سے پیدا شدہ کی قربانی:۔

سوال: زید نے ایک ہرن پالا اور ایک بکری بھی پال رکھی تھی ہرن نے بکری سے جفتی کی اس سے بکرا (بچہ) پیدا ہو گیا اور سال بھر کا ہو گیا اس کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

الجواب: جو بچہ بکرا ہرن اور بکری سے پیدا ہو جائے اس کی قربانی درست ہے یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے (شبلی ج ٦ ص ٧

حج کے موقع پر جانور کی بجائے صدقہ کرنا:۔

حج کے موقع پر واجب قربانی کی کئی قسمیں ہیں ایک تو وہ سالانہ قربانی جسے (اضحیہ) کہتے ہیں جو ہر صاحب نصاب مقیم پر ہر جگہ واجب ہوتی ہے واجب قربانی کی ایک قسم تمتع یا دم قرآن ہے جسے ہدی کہتے ہیں اس کا بدل قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے کہ ہدی کی استطاعت نہ رکھنے والوں کے لئے دس روزے، تین آیام حج میں بقیہ اس کے بعد مقرر کر دیئے گئے ہیں مگر صاحب استطاعت (واجد) پر قربانی ہی کرنا (وہ بھی حدود حرم) میں لازم کیا گیا ہے۔"فمن تمتع بالعمرة الیٰ الحج فمااستيسر من الهدی" اس لئے بایں صورت

بجزی ہدی (جانور کا ذبحہ) اور کوئی راستہ متمتع یا قارن کے لئے نہیں ہے لہٰذا اس واجب قربانی کے بجائے قیمت ضرورت مند کو دینا تو کسی صورت میں جائز نہیں اگر ایسا کرے گا تو واجب ادا نہ ہوگا البتہ بعض صورتوں میں روزے اس کا بدل بن جاتے ہیں ضرورت کے موقع پر اس بدل کو اختیار کیا جاسکتا ہے مگر ان شرطوں کے لحاظ رکھتے ہوئے جو شریعت نے مقرر کی ہے

(موجودہ زمانے کے مسائل کا شرعی حل، ص ۱۲۱، ۱۲۲)

میدان عرفات میں حائضہ عورت کا آیت کریمہ یا سورۃ اخلاص کا بطور ذکر یا قرآنی ادعیہ کا بطور دعا پڑھنا:۔

عورت حیض یا نفاس کی حالت میں قرآن مجید کی کوئی بھی آیت تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی البتہ قرآن مجید کی وہ آیت یا سورت جس میں دعا یا اللہ کی حمد وثناء ہو دعاء اور ذکر کی نیت سے پڑھنا چاہئے تو وہ پڑھ سکتی ہے مراقی الفلاح میں ہے ویحرم قراۃ آیۃ من القرآن الا بقصد الذکر اذا شتملت علیہ لا علیٰ حکم او خبر" ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد موقف میں وقوف کریں اور قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئی قدیر" پھر سو مرتبہ نماز کا درود (درود ابراہیمی) پڑھے تو باری تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو کیا جزا ہے میرے اس بندے کی کہ اس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور بڑائی وعظمت بیان کی اور ثناء کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا۔ اور اگر میرا بندہ اہل موقف کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا۔ اور جو دعا چاہے مانگے (معلم الحجاج کیفیت وقوف عرفہ ۱۷۲، ۱۲۰) البتہ حیض کی حالت میں قرآنی دعاؤں کو نہ چھوئے زبانی پڑھے یا اس طرح پڑھے کہ ان دعاؤں پر ہاتھ نہ لگے۔ (مراقی الہند) میں ہے ویحرم مس قرطاس او درھم او حائط الا بغلاف متجاف عن القرآن والحائل کا لخریطۃ علی الصحیح طحطاوی میں ہے :وفیما عد المصحف انما یحرم من الکتابۃ ویحرم الکل فی المصحف لان الکل تبع لہ کما فی الحدادی وغیرہ اھ طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص ۷۷)

المعہد العالی للبحوث العلمیۃ والتخصصات الاسلامیۃ

کا قیام ایک علمی مژدہ

اسلامی تحقیق اور تبلیغ دین کے لئے جید فضلاء کی تربیت اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے عنقریب وقت کے تقاضوں کے موافق اسلام آباد میں اس علمی معہد کا آغاز کر رہے ہیں، جس میں اسلامی تحقیقی کام اور علماء کے لئے العالمیۃ کے بعد مختلف تخصصات شروع کئے جائیں گے۔ جس کے لئے اہل علم کے تجاویز اور اہل خیر کے تعاون کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

منجانب: جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان پوسٹ بکس نمبر 33 بنوں

فون نمبرز: 0928-331351-331353 فیکس: 331355 ای میل: almarkazulislami@maktoob.com